پندرہواں فقہی اجتماع ادارۃ المباحث الفقہیہ جمعیۃ علماء ہند

منعقدہ ۱۹/تا۲۱/رجب المرجب ۱۴۴۰ھ بمطابق ۲۷ تا ۲۹/مارچ ۲۰۱۹ء بمقام مدنی ہال دفتر جمعیۃ علماء ہند نئی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) تجاویز متعلقہ بعض سرکاری وغیر سرکاری منافع بخش اسکیموں کے شرعی احکام

ادارۃ المباحث الفقہیہ جمعیۃ علماء ہند کے پندرہویں فقہی اجتماع میں 'بعض سرکاری وغیر سرکاری منافع بخش اسکیموں' کے بارے میں بحث وتمحیص کے بعد درج ذیل تجاویز منظور کی گئیں:

۱ حکومت بعض اسکیموں کے تحت نومولود بچی کے نام پر بینک میں ایک متعینہ رقم جمع کرتی ہے جس میں سردست بچی یا اس کے سرپرست کو تصرف کا حق حاصل نہیں ہوتا پھر ایک مدت کے بعد حکومت ہی کی طرف سے اس بچی کے کھاتے میں مزید رقم کا اضافہ کردیا جاتا ہے لڑکی یا اس کے والدین کی طرف سے بینک میں کوئی رقم جمع نہیں کی جاتی تو یہ پوری رقم حکومت کا تعاون ہے اس سے حسب شرائط انتفاع شرعاً جائز ہے۔

۲ ''سوکنیا سمردھی یوجنا'' یا اس جیسی دیگر اسکیمیں جن میں دس سال سے کم عمر کی لڑکی کے والدین اس کے نام سے بینک میں کھاتہ کھول کر ایک متعینہ رقم خاص عمر تک جمع کراتے ہیں اور بینک اس جمع شدہ رقم پر سالانہ نو فیصدی یا کم وبیش اضافہ کرتا ہے تو مذکورہ صورت میں والدین کی طرف سے لڑکی کو مالک بنا کر جمع کردہ رقم پر بینک کی طرف سے جو اضافہ ہوگا وہ صراحتاً سود ہونے کی وجہ سے ناجائز ہوگا۔

۳ حکومت کی طرف سے اقلیت اور پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والے بے روزگار نوجوانوں کو بعض اسکیموں کے تحت ایک رقم دی جاتی ہے جس کا بڑا حصہ معاف کردیا جاتا ہے اور بقیہ رقم مع سود واپس کی جاتی ہے تو اس صورت میں اگر سود کے نام پر دی جانے والی رقم معاف کردہ رقم کے برابر یا اس سے کم ہو تو اس پر شرعی سود کی تعریف صادق نہیں آتی، کیوں کہ حکومت سے اس نے جو کل رقم لی تھی، واپسی اس سے زیادہ کی نہیں ہورہی ہے، تو اس اسکیم سے فائدہ اٹھانے کی گنجائش ہوگی۔ لیکن اگر واپس شدہ رقم، کل رقم سے زیادہ ہوجائے تو اس کی گنجائش نہ ہوگی۔

۴ اعلیٰ تعلیم کے لیے اگر حکومت اس طرح قرض فراہم کرے کہ دوران تعلیم سود کی رقم حکومت خود ادا کرے گی البتہ تعلیم کی تکمیل کے بعد متعینہ مدت سے تاخیر کی صورت میں طالب علم کو حسب ضابطہ سود ادا کرنا پڑے گا تو اس صورت میں اگر طالب علم کو پورا اعتماد ہو کہ وہ متعینہ مدت سے پہلے رقم واپس کردے گا اور اس پر سود لازم نہ آئیگا تو اس کے لیے اس اسکیم سے فائدہ اٹھانا جائز ہوگا۔

۵ فروغ تعلیم کے نام پر بعض بینکوں کی طرف سے یہ اسکیم جاری کی گئی ہے کہ بچے کا باپ اس کی طرف سے متعینہ مدت تک بینک میں سالانہ مثلاً ایک لاکھ روپے جمع کرے تو اس پر مقررہ مدت کے بعد بینک جو زائد رقم دیتا ہے وہ سودی معاملہ پر مشتمل ہے، اس لیے اس اسکیم سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں۔

۶ مویشی پالن اسکیم کے تحت حکومت غیر سودی قرض فراہم کرتی ہے۔ جس کا بعض حصہ معاف کردیا جاتا ہے اس اسکیم سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔

۷ مال ایکسپورٹ کرنے پر ڈرا بیک پالیسی کے تحت حکومت جو کچھ فی صد رقم ایکسپورٹر کو دیتی ہے یہ ایک انعام ہے اس سے استفادہ شرعاً جائز ہے۔

۸ ڈیبٹ کارڈ استعمال کرنے پر کمپنی کی طرف سے جو کیش بیک ملتا ہے، اسکو لینا جائز ہے۔

پندرہواں فقہی اجتماع ادارۃ المباحث الفقہیہ جمعیۃ علماء ہند

منعقدہ ۱۹/تا۲۱/رجب المرجب ۱۴۴۰ھ بمطابق ۲۷ تا۲۹/ مارچ ۲۰۱۹ء بمقام مدنی ہال دفتر جمعیۃ علماء ہند نئی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۲) تجاویز متعلقہ انٹرنیٹ کے ذریعہ لین دین وغیرہ کی چند جدید شکلیں

ادارۃ المباحث الفقہیہ جمعیۃ علماء ہند کے پندرہویں فقہی اجتماع میں ''انٹرنیٹ کے ذریعہ لین دین وغیرہ کی چند جدید شکلوں'' کے بارے میں بحث وتمحیص کے بعد درج ذیل تجاویز منظور کی گئیں:

۱ کمپنیوں کا ''گوگل ایڈسینس'' کے توسط سے مباح اشیاء وخدمات کی تشہیر کا معاملہ کرنا اجارہ کی بنا پر جائز ہے بشرطے کہ کوئی دوسرا شرعی مانع نہ پایا جائے

۲ ''گوگل ایڈسینس'' سے ویب سائٹس رجسٹرڈ کرواکر جائز اشتہارات حاصل کرنا اور تشہیر کا معاوضہ لینا جائز ہے، البتہ اگر اشتہار پر'' کلک'' کرنے یا متعلقہ سامان خریدنے پر معاوضہ کو مشروط قرار دیا جائے تو یہ صورت اجرت کی جہالت اور دوسرے کے عمل کی شرط فاسد کی وجہ سے اگرچہ اصولاً ناجائز ہے تاہم لوگوں کے تعامل کی وجہ سے یہ جہالت موجب نزاع نہیں رہی، اس لیے اس کی گنجائش ہوگی۔

۳ اشتہارات کے لیے ویب سائٹس کی مخصوص جگہ کرائے پر لیکر اسے دوسرے کو اضافی کرائے پر دینا اور اس سے نفع اٹھانا جائز ہے بشرطے کہ اس میں مستاجر کی طرف سے کوئی قابل ذکر اضافہ کیا گیا ہو۔

۴ ویب سائٹس پر لگے اشتہارات پر کلک کرنے اور کروانے کے ذریعہ رقم حاصل کرنا مختلف مفاسد (تعاون علی الاثم اور دھوکہ وغیرہ) کی بنا پر ناجائز ہے۔

۵ فلم اور حرام پروگراموں پر اشتہارات دینا تعاون علی المعصیت کی بنا پر ناجائز ہے۔

۶ مروجہ (ایزی پیسہ، پے ٹی ایم وغیرہ) کے ذریعہ لین دین اور رقوم کی منتقلی پر کیش بیک یا پوائنٹ وغیرہ کے نام سے جو رقم ملتی ہے وہ ایک طرح کا انعام ہے جس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔

پندرہواں فقہی اجتماع ادارۃ المباحث الفقہیہ جمعیۃ علماء ہند

منعقدہ ۱۹/تا۲۱/رجب المرجب ۱۴۴۰ھ بمطابق ۲۷ تا۲۹/مارچ ۲۰۱۹ء بمقام مدنی ہال دفتر جمعیۃ علماء ہندنئی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۳) تجاویز متعلقہ موبائل اپلی کیشن کے ذریعہ ٹیکسی وغیرہ کرایہ پر لینا

ادارۃ المباحث الفقہیہ جمعیۃ علماء ہند کے پندرہویں فقہی اجتماع میں موبائل اپلی کیشن کے ذریعہ ٹیکسی وغیرہ کرایہ پر لینے کے بارے میں بحث وتمحیص کے بعد درج ذیل امور طے پائے:

۱-موبائل اپلی کیشن کے ذریعہ ٹیکسی وغیرہ کی سہولت سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔اور یہ معاملہ فقہی نقطہ نظر سے اجارہ کی قبیل سے ہے۔

۲-کمپنی اور گاڑی مالک یا کمپنی اور گاہک کے درمیان اجرت کا تعین وقت کے اعتبار سے ہو یا مسافت کے اعتبار سے یا دونوں اعتبار سے بہرصورت جائز ہے۔

۳-گاڑی مالک اور ڈرائیور کو ملنے والا بونس کمپنی کی طرف سے ایک طرح کا انعام ہے جسے لینا شرعاً جائز ہے۔

۴-گاڑی بک کرنے کے بعد منسوخ کرنے کی صورت میں کمپنی کا حسب ضابطہ رقم وصول کرنا بکنگ فیس ہے جس کی شرعاً اجازت ہے۔

(۴) تجاویز متعلقہ ''فرنچائز کے شرعی احکام''

ادارۃ المباحث الفقہیہ جمعیۃ علماء ہند کے پندرہویں فقہی اجتماع میں ''فرنچائز کے شرعی احکام'' کے بارے میں بحث وتمحیص کے بعد درج ذیل تجاویز منظور کی گئیں:

۱ ''فرنچائز'' دور حاضر میں عرف وتعامل کی وجہ سے ایک مالی حق بن چکا ہے لہذا اس کے عوض کا لین دین جائز ہے اور بنیادی طور یہ عقد اجارہ ہے جس میں اجارہ کی سبھی شرائط ملحوظ رکھنا لازم ہے اور فرنچائزی لینے والے کی ذمہ داری ہے کہ فرنچائزر کے مقرر کردہ معیار اور جائز شرطوں کی خلاف ورزی نہ کرے

۲ متعلقہ ادارے اور فرنچائزی لینے والے کے درمیان فی صد کے تناسب اور مدت کے اعتبار سے اجرت طے کرنا شرعاً درست ہے